

<"xml encoding="UTF-8?>

## شوہر کے عمل کے لئے چودہ مجب نسخے

نسخہ نمبر 1

--(یہ بات طے کرلیں کہ بیوی، ماں اور بہنوں کی ایک دوسرے کے خلاف بات نہیں سنیں گے) --

بیوی سے سنی ہوئی بات سے والدہ یا چھوٹے بھائی بہنوں کو کچھ نہ کہئے اور والدہ اور بہنوں کی شکایت سن کر بلا تحقیق بیوی کو کچھ نہ کہئے ۔

خدا را بیوی سے سنی ہوئی باتوں کی وجہ سے اپنی والدہ کو کبھی کچھ نہ کہئے گا والدہ کی آہ نکلنے سے دنیا و آخرت دونوں برباد ہونے کا اندیشه ہے ۔ والدہ کی واقعی غلطی سامنے آبھی جائے تو پیار و محبت سے سمجھانے کی کوشش کریں یا بڑی بہن کے ذریعے والدہ کو سمجھائیں ۔ بیوی کے ذریعے والدہ کو سمجھائیں ۔ بیوی کے ذریعے والدہ کو تحفے دلوائیں ۔

حدیث میں بھی ہے کہ "تھادو اتحابوا" (بُدِیْہ لیا دیا کرو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی) ۔

آپ کے سامنے بیوی کی کتنی بڑی غلطی بھی بیان کی جائے یا والدہ، بہنیں یا بہابیان آپ کی شکایت لگائیں تو اس وقت قصداً کوئی عملی قدم نہ

اٹھائیں اس وقت بیوی کو کچھ نہ کہیں، کم از کم اتنا صبر کرلیں جس میں دو نمازوں کا وقت گزر جائے یعنی اگر کوئی بات ظہرین کے وقت سننے میں آتی ہے تو مغربین کے بعد سمجھائیں اور راگر مغرب کے وقت سننے میں آتی ہے تو فجر کے بعد سمجھائیں ۔

اس تدبیر پر عمل کرنے سے انشاً اللہ تعالیٰ آپ کے گھر میں بہت زیادہ نمایاں تبدیلی رونما ہوگی ۔ آپ کی بات کی قدر بھی ہوگی اور آپ کی بردباری اور عقلمندی کا سکھ جمے گا اور بیوی آپ کی بات پر عمل بھی کرے گی ۔

اگر سمجھانا بھی ہوتا کوشش کریں کہ براہ راست نہ سمجھائیں ہرگز فوراً جا کر بیوی سے یہ نہ کہیں کہ تم نے کیوں کہا؟ بہن یہ کہہ رہی تھیں ۔ تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہیئے تھا؟ وغیرہ غیرہ ۔ بلکہ یاد رکھئیے کہ رسول اسلام کے سمجھانے کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی عیب کسی شخص میں دیکھتے تو اس کا نام نہ لیتے بلکہ یوں فرماتے کہ (ما بال الناس) لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ وہ ایسا کرتے ہیں ۔

تو ہمیں بھی سیرت رسول پر عمل کرتے ہوئے عمومی بات کہنا چاہیئے مثلاً کہیں، دیکھو بہت سی عورتوں کو یہ بڑی عادت ہوتی ہے کہ وہ ادھر کی بات ادھر لگاتی ہیں یہ بہت نامناسب بات ہے کہ مجھے ایسا کرنے والیوں سے بہت چڑھتی ہے لہذا تم اس سے ذرا بچنا ۔

ارے بھئی کوئی اپنے گھر کی بات دوسروں کو بتاتا ہے ۔ یہ تو حد درجہ حماقت ہے تم کبھی ایسا نہ کرنا ۔ بلکہ مجھے تو تم پر پورا عتماد ہے کہ تم تو کبھی

ایسا نہ کرتی ہوگی ...وغیرہ وغیرہ -

ایک اہم بات اور یہ ہے کہ کبھی دوسروں کے سامنے بیوی ، مان یا بہنوں کو نہ سمجھائیں نہ دوسروں کے سامنے ان کی توبین کریں ۔ اور اکیلے سمجھاتے ہوئے بھی اس کو دوسری عورتوں کی مثالیں دے کر سمجھائیں ۔ کہ دیکھو فلاں بھابی ... سب سے مل جل کر رہتی ہے ، میری بہن کو دیکھا بچوں کی کیسی اچھی تربیت کر رہی ہے اور تم ؟ ...

... اس طرح کہنے سے اصلاح نہیں ہوا کرتی ۔ اصلاح کے لئے محبت ، اپنا نیت ، نصیحت ، برداشت اور ہمدردی اور نرم کلامی ہونی چاہیے ، تlux کلامی اور سخت بیانی سے وقت اصلاح اتنا ہی دور ہونا چاہیے جتنا مشرق و مغرب میں فاصلہ ہے ۔

## نسخہ نمبر 2

--{بیوی کے سلسلے میں اپنے معیار کو نیچے لائی}--

آپ کی اکثر سوچ یہ ہوتی ہے کہ بیوی میرے معیار پر پوری نہیں اتری ۔ تو قصور اس غریب کانہیں بلکہ جناب عالیٰ کے بلند معیار کا ہے اور اس کا علاج فقط یہ ہے کہ آپ اپنے کو ذرا نیچے کیجئے ۔

آپ جب گھر آتے ہیں تو خیال کرتے ہیں کہ اس نے آپ کا پر جوش اسقبال نہیں کیا ۔ کیا آپ کو احساس ہے کہ وہ بیچاری گھر گر ہستی کے کاموں میں کتنا مصروف رہی ؟ ذرا ایک دن گھر کا مکمل چارج سنبھال کر دیکھئے تو آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ آپ کے تمام کام مشین کی طرح انجام دیتی ہے ۔

آپ کھانا پکانے کے لئے ایک خانسامان رکھئیے ، گھر کی صفائی کے لئے ایک ملازم ، کپڑے دھونے کے لئے ایک لانڈری ، اور بچوں کی نگہداشت کے لئے ایک ملازمہ اور گھر کی نگرانی کے لئے ایک چوکیدار ..... مقرر کیجئے ۔

ان تمام ملازمین کی فوج کے باوجود گھر کا نظم و نسق ایسا نہیں چلے گا جیسا کہ یہ مشین چلاری ہے لیکن آپ کے ذہنی معیار میں اس کی ان خدمات کی کوئی قیمت نہیں

سالہا سال گزرنے کے باوجود آپ نے اپنے خود ساختہ معیار کی بلندیوں سے نیچے اتر کر بیوی کے پوشیدہ کمالات کو جن کو خدا نے حیا کی چادر سے ڈھانک رکھا ہے ، کبھی جہانکا ہی نہیں ۔

آپ کبھی اپنے عرش سے نیچے اترتے تو اس فرشی مخلوق کو سمجھتے ۔

## نسخہ نمبر 4

--{اخلاق میں بہترین اور اپنے گھر والوں کے حق میں نرم ترین بن جائیں}--

پیغمبر اسلام فرماتے ہیں کہ : مومنین میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں بہترین ہو اور اپنے گھر والوں کے حق میں نرم ترین ہو" -

نیکی اور بزرگی کا معیار یہ نہیں ہے کہ دفتروں میں ، دوستوں کے مجمع میں ، مجالس میں ، مدرسون اور

مساجد میں کون کیسا نظر آتا ہے بلکہ یہ کہ بیوی اور گھر والوں کے ساتھ نرم برتاب کس کا ہے، گھر کے اندر صبر و تحمل کا ثبوت کون دیتا ہے۔

جلوت میں نہیں خلوت میں کون کیسا ہے؟

یہ مسکرانا، بنسنا، بولنا اس کی کوتاپیوں پر صبر کرنا، اس کی غلطیوں کو معاف کرنا، غصہ برداشت کرنا، اس کی تکالیف و راحت کی باتیں ستنا، دلچسپی کی باتوں سے اس کے دل کو خوش رکھنا، اس کو شرعی حجاب کے ساتھ پاکیزہ تفریح کے لئے لے جانا، اس کو جیب خرچ اپنی وسعت کے اعتبار سے دے کراس کا حساب نہ لینا کہ جہاں چاہے وہ خرچ کرے۔ یہ تمام باتیں بھی عبادت میں شامل ہیں۔

بیوی کو تھوڑا بہت تو روٹھنے کا حق ہے آخر وہ آپ کے سوا کس پر ناز کرے؟ غور کیجئے جب یہ بچی تھی تو اس کا منہ بسور ا دیکھ کر ماں باپ سو کام چھوڑ کر اس کو اٹھاتے تھے جب یہ بڑی ہو گئی اور کبھی اس کی طبیعت بجهی بجهی لگی تو قریبی سہیلیاں اس کے دل کا راز جان کر اس کو تسلی دیتی تھیں۔

اب ... یہ آپ کے پاس سب رشتے ناتوں سے دور ہو کر آئی ہے اگر وہ کوئی بات منوائے، یا اپنی طرف آپ کو متوجہ کرنے یا صرف اپنے وجود کی آپ کے قلب و نظر میں مزید اہمیت اجاگر کرنے کے لئے روٹھتی ہے تو آپ اس کا ہرگز براہ مانیں۔

آخر وہ کس کے سامنے یہ چھوٹا موٹا ناز نخرہ کرے؟ گھر والوں کو تو دور چھوڑائی ہے ... گال تھپتھپانے والا باپ بال سنوارے والی ماں

مہندی لگانے والی ہمچولیاں تو اب بہت دور ہیں تو اب وہ کس سے اپنی قیمت پوچھوائے؟ کس کے سامنے منہ بسورے کہ کوئی اس کو منائے؟ ...

اے شوہر محترم! اب آپ ہی اس کا سب کچھ ہیں۔ آپ کامیاب ترین شوہر ہوں گے اگر آپ نے اپنی بیوی کے مزاج کو سمجھ لیا اور اس کے مزاج کے مطابق اس کو چلانا آگیا۔

نسخہ نمبر 4

--}} گھر دین تو گڑجیسی بات تو کریں" {--

آپ اس آسان نسخہ کا تجربہ تو کر کے دیکھئے انشاللہ آپ کی تمام خانگی پریشانیاں کافور ہو جائیں گی۔ بیوی آپ سے دلی محبت کرنے لگے گی بچے بھی آپ کے لہجے اور میٹھی زبان سے متاثر ہو کر باہر بھی یہ ہی زبان استعمال کریں گے، کتنا ہی اہم معاملہ ہو کوشش کریں کہ آپ کا نرم لہجہ چھوٹنے نہ پائے۔

بڑی سے بڑی تادیبی کارروائی بعض اوقات اتنی مفید ثابت نہیں ہوتی جتنی خوشگوار اور نرم لہجے میں سمجھادینے سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

آج ہی سے آپ اپنا نرم بنا لیجئے۔ اپنی زبان میٹھی بنالیجئے۔ وقتاً فوقتاً دوستوں، اٹھنے بیٹھنے والوں اور بیوی و گھر والوں کو کہہ دیجئے کہ اگر میرا لہجہ سخت یا زبان دلخراش ہو تو مجھے بعد میں بتا دینا پھر ان کے بتانے کے بعد اپنی اصلاح کی کوشش کرتے رہئے۔

اپنے گھر کے ایک فرد، مسلم معاشرے کے ایک رکن اور خاندان اہل بیت سے تمسک کے دعوی کرنے والوں پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں اور اپنے ساتھیوں کے لئے اپنا لہجہ نہایت ہی پر سکون اور پر مسرت

کوّا کس کی دولت چھینتا ہے ؟  
کوئل کسی کو کیا دیتی ہے ؟  
صرف شیرین کلامی کے باعث سب کا دل موه لیتی ہے

## نسخہ نمبر 5

--{(بیوی کے کاموں کی اکثر تعریف کیجئے}--

سچ پوچھئے تو کام کی زیادتی سے بیوی اتنا نہیں تھکتی جتنا حوصلہ شکنی سے تھکتی ہے۔ اس کا سارا جوش وولولہ ٹھنڈا پڑجاتا ہے اور اعصاب ڈھیلے پڑجاتے پیں اور اس کی زندگی بے مصرف، بے جان کولوں کی بیل کی طرح ہو کر رہ جاتی ہے۔

جس کے دل میں ہی احساس ہو کہ بیوی کھانے پکانے کی جو خدمت انجام دے رہی ہے یہ اس کی شرعی ذمہ داری نہیں ہے۔ تو وہ اس کے کھانے پکانے اور گھر داری کی تعریف کرے گا، اس کی ہمت بندھوائے گا اور اس کا حوصلہ بڑھائے گا۔

لیکن جو شخص اپنی بیوی کو نوکرانی یا خادمہ سمجھتا ہو اس کو تو یہ کام ضرور انجام دینا ہیں، کھانا پکانا اس کا فرض ہے، اگر اچھا کھانا پکا رہی ہے تو اس پر اس کی تعریف کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ایسا شخص اس کی کبھی تعریف نہ کرے گا، اچھا کھانا پکانے پر اور کسی معمولی کوتاہی پر، نمک کی زیادتی یا چینی کی کمی پر گھر میں طوفان بد تمیزی برپا کرے گا اور لمبا چوڑا جھگڑا شروع کر دے گا۔

یاد رکھئے! یہ انسانی طبیعت ہے کہ اس کی اچھے کاموں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور حوصلہ افزائی کی خواہش جب ہی زیادہ ابھرتی ہے جب کہ اس کی اعلانیہ حوصلہ شکنی ک جاربی ہو خصوصاً دیوار انی، جیٹھانی اور نندیں وغیرہ مسلسل اس کے کام میں رخنے ڈال رہی ہوں اور ذرا سی بات پر اس کی پکڑ کی جاتی ہو۔ یہ ایک ظلم کی کے مترادف ہے، جس کام کی ستائش نہیں کی جاتی اور اس کو شاباش نہیں کہا جاتا یا ایک لفظ شکریہ کا ادا نہیں کیا جاتا اس کی دل شکنی کی جاتی ہے، وہ اکثر ہمت چھوڑ بیٹھتی ہے اور اس کی صلاحیتیں سلب ہوجاتی ہیں۔

آج ہی سے اپنا معمول بنا لیجئے کہ چھوٹے چھوٹے کاموں پر بھی مثلاً چائے بنانے پر، پانی کا گلاس دینے پر، دل وزبان سے اس کا شکریہ ادا کریں۔ پھر دیکھئے کہ بیوی کیسے آپ کے قدردان بنتی ہے اور گھر میں ہی جنت کا نمونہ بن جائے گا۔

## نسخہ نمبر 6

## --{بیوی کو دوست سمجھیں نوکر نہیں}--

یہ بات یاد رکھیں کہ بیوی کے برابر دنیا میں مرد کا کوئی کارآمد دوست نہیں۔ آپ غور کریں کہ آپ اپنے دوستوں پر ویسا رعب جما سکتے ہیں جیسا نوکروں پر جمایا جاتا ہے؟ بُرگز نہیں۔ ایسا کر کے تو دیکھیں، سارے دوست آپ کو چھوڑ کر الگ ہوجائیں گے۔ دوستوں کے ساتھ نوکروں جیسا بر تاؤ کوئی عقلمند انسان نہیں کرسکتا۔ پھر حیرت کی بات ہے کہ ایسا بر تاؤ آپ اپنی بیوی کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی دوست نہیں ہو سکتا۔ تجربہ ہے کہ فلاں و محبت میں سب دوست و احباب الگ ہوجاتے ہیں، رشته دار بھی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں مگر بیوی پر حال میں اپنے شوہر کا ساتھ دیتے ہے۔

اسی طرح بیماری میں جیسی راحت بیوی سے پہنچتی ہے، کسی دوست سے تو کیا پہنچتی بعض اوقات اولاد سے بھی نہیں پہنچتی۔ لہذا ایسا رعب جمانا درست نہیں اگر آپ اپنی بیوی سے دوستوں جیسا سلوک روا کھیں گے تو کچھ ہی عرصہ میں آپ کو گھر میں ایک نمایاں خوشگوار تبدیلی کا احساس ہوگا۔

## نسخہ تمبر 7

### --{بیوی کی خدمات کا احساس کریں}--

آپ نے دیکھا ہوگا کہ اگر عورت خود بھی بیمار پڑی ہو، اُنہنے کی بھی طاقت نہ ہو اور ایسی حالت میں شوہر بھی بیمار پڑ جائے تو عورت اپنی بیماری بھول جاتی ہے۔ اب اپنا آرام۔۔۔ اپنی راحت، اپنی بیماری چھوڑ کر شوہر کی تیمارداری میں مشغول ہوجاتی ہے۔

یہ تو عام بات ہے کہ عورتیں خود کہانا سب سے آخر میں کھاتی ہیں۔ پہلے مردوں کو کھلاتی ہیں اور اگر اس وقت اچانک کوئی مہمان آجائے تو اپنا کہانا بھی مہمان کے لئے بھیج دیں گی۔ اگر شوہر آدھی رات کو سفر سے واپس آجائے تو یہ وفا شعار عورت اپنا آرام اور اپنی نیند قربان کر کے، اس کی خدمت میں لگ جائے گی۔ اے شوہر محتر! بیوی تو آپ پر اپنا سب کچھ قربان کر دے اور آپ اس سے بے نیاز رہیں۔ اس نے تھوڑی سی زبان چلا دی اور آپ کبدلہ لینے پر اتر آئے اور اس کی دلداری چھوڑ دی۔ آپ کے لئے یہ طریقہ کسی بھی طرح مناسب نہیں بلکہ اس کی ہر وقت خدمات کے صلے میں آپ کو بیوی کی نامناسب باتوں کو برداشت کرنا ہوگا۔

## نسخہ تمبر 8

### --{اگر بیوی کی یہ کوتاہیاں آپ کی بہن یا بیٹی میں ہوتیں۔۔۔ تو؟}--

ان کی شکا یتیں ان کے سسرال سے آتیں تو جو عذر ان کے لئے یا جو آپ ان کی صفائی میں کہتے وہ بیوی کے لئے کیوں نہیں سوچتے صرف اس لئے کہ وہ آپ کی بیوی ہے؟ اور کسی دوسرے کی بیٹی یا بہن ہے؟ اس کی کوتاہیوں کے لئے بھی تو آپ کو عذر پیش کرنے چاہئیں کہ ابھی نئی نئی آئی ہے اتنی جلدی سسرال کے رنگ میں کیسے رنگ جائے، بھول چوک ہوئی جاتی ہے، برداشت کرنا چاہئیے وغیرہ وغیرہ۔ بہن اور بیٹی کو بھی چھوڑیں۔ ذرا سوچیں کہ آپ جو دنیا کی ساری خوبیاں اپنی بیوی میں دیکھنا چاہتے ہیں اور

اس کا کردار ساری کوتاہیوں سے مبڑا دیکھنا چاہتے ہیں۔ سوچیں کہ جس نے آپ کو بیٹھی دی ہے۔ اگر وہ بھی اور دنیا میں بسنے والے تمام باپ اپنے داماد کے لئے کوئی ایسا معیار ذہن میں مقرر کرلیتے ہیں کہ :  
لڑکا ..... سیڈ ہو۔

تفوی ..... میں مقدس اردبیلی جیسا ہو۔

دنیاوی تعلیم ..... کم از کم ڈاکٹر عبد القدیر جتنی ہو ۔

اخلاق ..... میں ملامحسن فیض کاشانی کی طرح ہو۔

علم دین ..... کے اعتبار سے علامہ حلی جنتا علم رکھتا ہو ۔

دین و دنیا ..... کے اعتبار سے بو علی سینا جیسا ہو۔

تو فرمائیے آپ محترم کس کے داماد بن سکتے تھے؟ اگر لوگ اپنے بلند معیارات پر آپ کو پرکھنے لگیں اور جب آپ اس معیار پر پورا نہ اتریں تو وہ بات پر نکتہ چینی کرکے آپ کا جینا دو بھر کر دیں تو آپ ان لوگوں کے متعلق کیا کہیں گے؟ ..... اس کا فیصلہ ہم آپ پر چھوڑتے ہیں ۔  
شوہر محترم!

یہی کچھ آپ کو بیوی کے ساتھ ہوتا ہے اس کے ہر عمل کو تنقیدی چشمہ لگا کر دیکھا جاتا ہے اور اچھائی میں کیڑے نکالے جاتے ہیں۔ اگر اس سے کوئی معمولی غلطی بھی سرزد ہو جائے تو گھر میں عدالت کا سا سماں ہوتا ہے۔ ساس و سسر قاضی بن کر بیٹھ جاتے ہیں، بھاوج اور بڑی نندیں وکیل بنتی ہیں اور گھر کی ماسی اور چھوٹی نندیں گواہ بن جاتی ہیں اور پھر اس کی معمولی غیطل کو ناقابل معافی جرم قرار دے کر سینکڑوں طعنے اور دل چھلنی کرنے والے جملے سزا کے طور پر کہے جاتے ہیں اور اس پر بس نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے ساتھ اس معصوم کے مان باپ، بہن بھائی اس کے پورے خاندان کو بھی نشانہ بنا یا جاتا ہے۔

اب یہی تمام باتیں آپ کی بہن یا بیٹی کے ساتھ ہوتیں تو آپ ان شکوہ شکایات کرنے والوں کے متعلق کیارائی  
قائم کرتے؟

نسخہ نمبر 9

--{اپنے غصہ کو برداشت کرنا سیکھئے}--

آج ہی سے فیصلہ کر لیں کہ میں دفتر، دکان، ملازمت و کاریار اور باہر والی زندگی کے مسئلے گھر سے باہر چھوڑ کر آؤں گا۔ اگر کبھی کسی بات پر غصہ آبھی جائے تو فورا خاموش ہو جائیں۔  
رسول اسلام(ص) فرماتے ہیں :

"جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو وہ فورا خاموش ہو جائے"

یا وہاں سے اٹھ کر چلے جائیں اور تنهائی میں آجائیں۔

غضہ قابو کرنے کا ایک عجیب علاج یہ بھی ہے کہ ایک کاغذ پر ایک عبارت لکھ کر ایسی جگہ لگادی جائے جہاں بار بار اس پر نگاہ پڑتی ہو۔

"الله کو تجوہ پر اس سے زیادہ قدرت ہے جتنی تجوہ کو اپنے بیوی، بچوں اور ماتحتوں پر قدرت ہے۔"

کیونکہ آدمی کو غصہ اسی پر آتا ہے جس کو اپنے نے کمزور پاتا ہے اگر دوسرا طاقتور ہو تو غصہ نہیں آتا لہذا جب

بار بار اس تحریر پرنگاہ پڑھ گی تو دل ودماغ میں اللہ کی بڑائی کا استحضار ہوگا غصہ کہاں آئے گا ؟  
یاد رکھئیے کہ اگر میاں بیوی اور گھر والوں کی یہ تو تو ، میں میں اور بگ بگ ختم ہو جائے تو یہ گھر کے معصوم  
بچوں پر بہت بڑا رحم ہوگا۔ ورنہ جھگڑوں کے ماحول میں گھٹ گھٹ کر پلنے والے بچے سہمے سہمے رہتے ہیں  
خود اعتمادی سے محروم ہوجاتے ہیں ۔

جس معصوم کے ذہن پر ہر وقت باپ کا طماںچہ ..... ماں کے بہتے ہوئے آنسو ..... کا تصور رہتا ہو جس کے  
کانون میں دادی اور پھوپھی کی جھڑکی ..... باورچی خانے میں روتی ہوئی ماں کی سسکیاں ... گونجتی رہیں  
تو اس بچہ کی خدا داد صلاحتیں اور قابلیت جن سے وہ نجانے دین و دنیا کے اعلیٰ سے اعلیٰ کیا کام کرجائے  
۔ ختم ہوجاتی ہیں ۔

\* علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پرفرض ہے آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ طالب علم کو دوست رکھتا ہے ۔

## نسخہ نمبر 10

--{اپنا مقام پہچانئے، زن مرید نہ بنئے}--

یہ جو آپ سے بیوی سے نرم رویہ اختیار کرنے، اس کی دلجوئی کرنے اور نامنا سب بات کی تحمل سے برداشت  
کرنے کی استدعا کی گئی ہے اس سے یہ نہ سمجھئے گا کہ بیوی آپ پر حاکم ہے، آپ محاکوم ہیں، وہ آپ کو  
ڈانٹ سکتی ہے اور جھڑک سکتی ہے آپ کچھ نہیں سکتے اور آپ اس کے غلام ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہے۔ لہذا  
خدا را زن مرید نہ بنئے گا۔ آپ کا ایک مردانگی والا مقام ہے گھر کے سربراہ والی ایک ذمہ داری ہے۔  
آپ کے ڈھیلے پن سے گھر کا نظام اندهیرنگری چوپٹ راج والا ہوسکتا ہے۔ بچے کھیں کے کھیں نکل سکتے ہیں۔  
بیٹیاں آپ کے ہر وقت جی حضوری کے رویہ کو دیکھ کر اپنے شوہروں سے بھی ویسے ہی رویہ کی متنمنی ہوجائیں  
گی اور گھرانے کے گھر انے اجریں گے۔ جس کے صرف آپ ذمہ دار ہوں گے۔

بے شک شفقت کا معاملہ رکھئیے کہ اس میں جو رعب ہے وہ ہر وقت کی ڈانٹ ڈاپٹ میں نہیں ہے۔ بیوی سے  
ڈڑھ سہمے مت رہیں اللہ سے اپنا  
معاملہ صاف رکھیں گھر میں تعلیم عام کریں ۔

دنیا کی رغبتی اور آخرت کی ترقی کے تذکرے ضرور کریں ۔

تجربہ کار عالم دین بیوی کے گھر کے بڑوں سے بھی ضروری احوال کا مشورہ برائے گھریلو اصلاح (نہ کہ بطور  
شکایت یا غیبت) کرتے رہیں ۔

یہ بات یاد رکھئیے کہ آپ ہاں جی، والے غلام بنتے ہیں تو آپ کائنات کے نظام میں فساد کا بیج بوریے ہیں ۔

\* امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا：“لوگ تین قسم کے ہیں ایک تم عالم، دوسرے طالب علم، تیسرا  
کوڑا کرکٹ (یعنی وہ لوگ جو نہ عالم ہیں نہ طالب علم، وہ کوڑے کچڑے کی طرح ہے مقصد اور بیکار لوگ ہیں  
)"۔

--{بیوی کو دیندار بنا ئیے مگر خود دینداری چھوڑ ہے بغیر}--

یعنی طعنہ ہے کہ ، یا چڑ کر ، برا بھلا کہہ کر نہیں ۔ اپنی بات منوانا اصل کام نہیں بلکہ اسلامی ذہن بنانا اصل کام ہے ۔ یعنی آپ اس کے دل کی زمین پر

ایسی محنت کریں کہ زمین خود کھے کہ مجھ کو شرعی احکام کے بیچ بوتا کہ  
ایمانیت کا جڑ  
عبادت کا تنا  
اور فرائض واجبات کے برگ وبار  
اور اعمال صالحہ کا درخت تیار ہو  
پھر اس میں اخلاقیات کے پہل آئیں اور ان میں  
اخلاص کا رس ہو ۔

اگر کسی گھر میں معنویت اور روحانیت نہ ہو ، اسلامی تعلیمات پر عمل نہ ہو اس گھر کی حالت خراب ہوئی جاتی ہے ۔

گناہ انسان کے دل کو سیاہ کر دیتا ہے ، دل کو بیمار کر دیتا ہے اور جب دل ہی بیمار ہو جائے تو اس پر سب سے پہلی مصیبت یہ آتی ہے کہ انسان عبادت سے لذت حاصل نہیں کر سکتا بلکہ گناہ سے لذت حاصل کرتا ہے اور جو گناہ سے لذت حاصل کرتا ہے وہ جان لے کہ وہ روحانی اعتبار سے بمار ہے ۔  
امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ :

"اگر کوئی شخص چاقو کو ہاتھ میں یا پیٹ میں کسی کی کمر میں مارتے تو جو ہوتا ہے اس سے زیادہ یہ گناہ دل کے لئے خطرناک ہوتے ہیں ۔"

لہذا یہ ماں باپ کا فرض ہے کہ اپنی لڑکیوں کو اسلام کے احکام و قوانین سے روشناس کرائیں اور واجب احکام یاد کرائیں ۔ لیکن اب جب کہ انہوں نے اس سلسلے میں کوتاہی کی ہے اور سادہ لوح بے گناہ لڑکی کو تعلیم دئیے بغیر شادی کے بندھن میں باندھ دیا ہے تو اب یہ اہم ترین اور سنگین فریضہ شوہر پر عائد ہوتا ہے کہ وہ بیوی کو دینی مسائل سے روشناس کرائے اور سلام کے واجبات و حرام چیزوں کے متعلق بتائے اور اس کی فہم اور عقل کے مطابق اس کو اسلامی اخلاق اور عقائد کی تعلیم دے ۔  
شوہر محترم ! اگر آپ خود اس کام کو انجام دے سکیں تو کیا کہنا ۔

اس کے علاوہ اہل علم سے مشورہ کر کے سودمند اور علمی اور اخلاقی کتب اور رسالے مہیا کر کے اس کو پڑھنے کی ترغیب دلائے اور ضرورت ہو تو ایک قابل اعتماد اور عالم دیندار استاد یا معلمہ کو اس کی تعلیم و تربیت کے لئے مقرر کیجئے ۔

اب اگر آپ نے اس فریضہ کو ادا کیا تو آپ ایک دیندار ، دانا ، خوش اخلاق اور مہربان بیوی کے ہمراہ زندگی بسر کریں گے اور اخروی ثواب کے علاوہ بہترین دنیاوی زندگی بھی بسر کریں گے ۔

اور اگر آپ نے اس فریضے کی انجام دہی میں کوتاہی کی تو .....

اس دنیا میں ضعیف الایمان اور لا علم بیوی کا ساتھ رہے گا جو دینی و اخلاقی اصولوں سے بے بہرہ ہوگی اور

قیامت میں بھی خداوند قہار اس سلسلے میں بازپرس کرے گا۔  
کیونکہ اس سے قرآن میں آپ کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ :  
”اے ایمان والو ، خود اپنے آپ کو اور اپنے خاندان والوں کو اس جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھربیوں گے ”۔

امام صادق(ع) فرماتے ہیں کہ :

”جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اس کو سن کر ایک مسلمان رونے لگا اور بولا میں خود اپنے نفس کو آگ سے محفوظ رکھنے سے عاجز ہوں اس پر مجھے یہ ذمہ داری بھی سونپی گئی ہے کہ اپنے گھر والوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ ”۔

تو پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا :

”اس قدر کافی ہے کہ جن کاموں کو تم انجام دیتے ہو ان ہی کو کرنے کو ان سے کھو اور خود جن کاموں کو تمہیں ترک کرنا چاہیے ان سے انہیں روکتے رہو ”۔

تعلیم و تربیت کے لئے حوصلہ اور وقت درکار ہے اگر عقل اور تدبیر سے کام لے کر اس سلسلے میں جس قدر محنت کرے گا خود اس کے مفاد میں ہوگا اور اگلی زندگی اور عالم آخرت تک اس کے اثرات سے بہرہ مند ہوگا۔

\* جس دعا کی ابتداء بسم الله الرحمن الرحيم ہو وہ دعا کبھی نامنظور نہیں ہوتی۔ (حضور اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم)

## نسخہ نمبر 12

--{دیندار شوہر گھر میں فقہی قوانین نہ چلائیں کیونکہ گھر الفت و محبت سے چلتے ہیں ،  
قانون سے نہیں }--

مثلا اگر آپ بیوی سے یہ کہیں کہ تم اپنے والدین یا فلاں رشتہ دار سے ملنے نہیں جاؤں گی کیونکہ میری اجازت کے بغیر گھر سے باہر قدم نہیں نکال سکتیں ۔

یہ قانون سے بہت غلط استفادہ ہے۔ آیت الله حسین مظاہری، ایک مجتهد کا قول اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں کہ

”بعض عادل شمر سے بھی بدتر ہیں ۔“

قانون سے ایسا غلط استفادہ بظاہر مذہبی مردوں اور عورتوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ مثلا کوئی لڑکی اسکول یا کالج جاتی ہے اور ایک یا دو اصطلاحات یاد کر کے غرور کرنے لگتی ہے اپنے شوہر سے کہتی ہے میں پڑھنا چاہتی ہوں ، میں گھر کا کوئی کام نہ کروں گی کیونکہ یہ مجھ پر واجب نہیں ہے ۔ یہ قانون فقہی سے غلط اسفادہ ہے بقول ان عالم کے یہ لڑکی عادل ہے لیکن شمر سے بدتر ہے کیونکہ آج نہیں تو کال ضرور اس گھر کو برباد کرے گی

اگر چہ آپ ایک مومن ہیں لیکن سخت گیر ہیں ، امر بالمعروف اور نہیں عن المنکر میں ضرورت سے زیادہ ہی سخت ہیں ۔ آپ کی یہ سخت گیری اور تیز روی ایک دن آپی پاکیزہ بیوی کو اور آپ کی نیک سیرت لڑکی کو ضدی اور خراب کر دے گی ۔

### --{(بیوی سے اچھا سلوک کرنا اور اسے ہمیشہ خوش رکھنا}--

اگر آپ صدر مملکت یا وزیر اعظم کے داماد بنیں اور وہ آپ سے یہ کہے کہ " دیکھو میری بیٹی سے اچھا سلوک کرنا اور اسے ہمیشہ خوش رکھنا " تو آپ کس طرح دل وجہ سے اس کو خوش رکھنے کی کوشش کریں گے اور اس کی ناگوار باتوں کو بھی خندہ پیشانی سے برداشت کریں گے ۔

جب صدر یا وزیر اعظم کی بات کی آپ کو اتنی ہی پرواہ ہے تو اگر اس پوری کائنات کا پروردگار آپ سے یہ کہے : "وعاشر هنّ بالمعروف"

"(دیکھو) ان بیویوں سے اچھا سلوک کرو۔" (سورہ نساء 19)

تو اب آپ کا رد عمل بیوی سے کیا ہونا چاہئے ، افسوس صدر اور وزیر اعظم کی ہدایت کی تو اتنی پرواہ ہو اور کائنات کے پروردگار کی ہدایت اور حکم کو اتنی اہمیت بھی نہ ہو جتنی اس کے فاسق و فاجر بندہ کی ہو ۔ افسوس ! اگر آپ پروردگار عالم کی اس ہدایت کو یاد رکھیں گے تو گھر میں کبھی جھگڑا نہ ہوگا ۔

### --{اپنے گنابوں کی معافی بھی مانگنے رینا چاہیئے}--

ان تمام نسخوں پر عمل کے ساتھ ساتھ اپنے گنابوں کی معافی بھی مانگتے رینا چاہیئے ۔ بعض اوقات انسان کے اپنے گنابوں کی نحوضت کا یہ اثر ہوتا ہے کہ بیوی یا اولاد نافرمان ہو جاتی ہے اور اسی طرح بیوی کے لئے بھی مسلسل دعائیں مانگتی رینا چاہیئں ۔ ایک مرد دانا کا کہنا ہے کہ میں اپنے گنابوں کا اثر اکثر بیوی بچوں بلکہ گھر کے پالتو جانوروں تک میں پاتا ہوں کہ ہو پہلے کی طرح میرے مطیع و فرمانبردار نہیں رہتے ۔

آخری بات :- آپ نے دیکھا کہ آپ کی بیوی ، ایک لڑکی نے صرف دو بول پڑھ کر آپ سے ایسا رشتہ قائم کیا اور اپنے والدین ان دو بولیوں کی ایسی لاج رکھی کہ ماں کو چھوڑا ، باپ کو چھوڑا ، بین بھائی اور پورے خاندان کو چھوڑا اور آپ کی ہو گئی ۔ جب یہ لڑکی ان دو بولیوں کا اتنا بھرم رکھتی ہے کہ سب کو چھوڑ کر ایک کی ہو گئی لیکن آپ سے نہ ہو سکا کہ یہ دو بول :

"لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله "

" پڑھ کر اس اللہ کے ہوجاؤ جس کے لئے یہ دو بول پڑھتے تھے ؟؟.."